☆۔اخلاقی رہنمائی۔☆

(۲۳)

خضاب کی شرعی حیثیت

ابوعبداللہ

(ہماراعزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)
(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم اللہ،الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

بالوں کو خضاب کرنے کے متعلق دونوں قسم کی رائے یعنی سیاہ خضاب کے جواز اور عدم جواز دونوں رائے موجود ہیں۔دونوں طبقات کے پاس اپنے اپنے دلائل موجود ہیں۔اس تحریر میں دونوں قسم کے دلائل پر گہرے غور وفکر کے بعد اخلاص پر مبنی جائزہ پیش کیا گیا ہے جو اہل تقویٰ کیلئے ان شاء اللہ درست راہ متعین کرنے کا باعث ثابت ہوگا۔

یہ معاملہ قرآن مجید میں تو براہ راست ایڈریس نہیں ہوا تاہم احادیث کی روشنی میں سنت سے اس پر رہنمائی ملتی ہے۔چنانچہ فرامین رسول ﷺ کے تحت اس ضمن میں درج ذیل روایات آئی ہیں:

(۱)۔ یہود ونصاریٰ خضاب نہیں لگاتے،تم ان کے خلاف کرو یعنی خضاب لگایا کرو۔(بخاری، باب الخضاب، رقم:5899)

(۲)۔ بہتر خضاب مہندی ہے اور پھر اس بھی بہتر کتم اور مہندی کی آمیزش ہے۔

(ابوداؤد:4211،4205،سنن نسائی:5082)

بعض روایات میں مہندی اور کتم کی آمیزش کی بجائے صرف ''کتم'' سے رنگنے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔''کتم'' یمن کے علاقے کی ایک بوٹی ہے جو سرخی مائل سیاہ رنگ دیتی ہے۔معلوم ہوا سیاہ اور سرخ کے مابین رنگ بہترین ہے۔

(۳)۔ بڑھاپے کے سفید بالوں کو مومن کے بڑھاپے کا نور قرار دیا گیا اور انہیں اکھیڑنے کی ممانعت کردی گئی۔(جامع ترمذی:2821،ابن ماجہ:3721)

(۴)۔ سفید بال نہ اکھاڑے جائیں۔ایمان کی حالت میں ہونے والے سفید بال بروز قیامت نور،نیکیوں میں اضافے اور گناہوں کے مٹانے کا باعث بنیں گے۔

(ابوداؤد:4202،شعب الایمان للبیہقی:6387)

(۵)۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوبکرؓ کے والد گرامی حضرت ابوقحافہؓ کے سفید بال دیکھے تو فرمایا اس

سفیدی کو کوئی بھی رنگ دے دو لیکن سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔
(صحیح مسلم، کتاب الباس والزینۃ، 2102)

اس روایت کی درج ذیل تاویلات کی گئی ہیں:

(i)۔ یہ وعید معمول کیلئے دلیل نہیں بلکہ یہ وعید بطور خاص صرف حضرت ابوقحافہؓ کیلئے ہے۔ یہ تاویل باطل ہے کیونکہ اس میں دیگر لوگوں کیلئے استثناء کا کوئی ذکر موجود نہیں۔ غلط کام، غلط کام ہی رہے گا چاہے کوئی بھی کرے۔!

(ii)۔ چونکہ بعض سلف اہل علم کے عمل سے سیاہ خضاب کرنا ثابت ہے اسلئے یہاں ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ یہ ممانعت استحباب کیلئے ہے۔ یہ استدلال بھی باطل ہے کیونکہ ممانعت کے الفاظ اتنے واضح ہیں کہ کوئی دوسرا مفہوم لینا ممکن نہیں۔ یعنی واضح طور فرمادیا گیا ہے کہ سیاہ سے اجتناب کرو اور اسکے سوا کسی بھی اور رنگ سے رنگ لو۔ اگر اتنی واضح بات کی صراحت کو بھی نہیں ماننا اور اس سے وہ معنی نکالنا ہے جو اس بات کے برعکس ہو تو پھر دین کا کوئی حکم بھی اپنی جگہ پر قائم نہیں رہ سکتا! دوسری بات یہ کہ حجت سلف نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ سے واضح رہنمائی کی موجودگی میں سلف کی بات کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

(۲)۔ اخیر زمانہ میں ایک قوم جو بالوں کو سیاہ رنگ سے رنگنے والے جیسے کبوتر کا پوٹہ ہو، ایسے لوگوں کیلئے جنت کی خوشبو تک سے محرومی۔ (ابوداؤد 4212)

اس روایت کی اہل علم نے یہ تاویل کی ہے کہ مذکورہ وعید سیاہ خضاب پر نہیں کی گئی بلکہ وعید کی وجہ علت کچھ اور (یعنی دین وایمان سے دوری اور کفر وفسق وغیرہ) ہے۔ جبکہ سیاہ خضاب اس گمراہ قوم کی نشانی بتلائی گئی ہے جیسا کہ خارجیوں کی نشانی سر منڈھانا بتلائی گئی اور اس نشانی کی بنا پر سر منڈھانا ممنوع قرار نہیں پاتا۔

اس استدلال کی گنجائش موجود ہے لیکن یہ استدلال سو فیصد درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ وعید میں سیاہ رنگ کی علت کا ذکر تخصیص سے کیا گیا ہے اور جس تاویل کی بنا پر بعض سلف نے وعید کی زَد

سے بچایا ہے اسکی کوئی تخصیص حدیث میں موجود نہیں۔مزید یہ کہ دیگر کئی روایات میں بھی سیاہ رنگ کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس استدلال سے بچا جائے۔

مزید یہ نکتہ بھی اٹھایا گیا ہے کہ آخری زمانے کی قید کا کیا معنی ہوا؟ سیاہ خضاب کرنے والے تو قرونِ اولیٰ سے لے کر ہر دور میں موجود رہے ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ جس شدت سے فی زمانہ خضاب کیا جا رہا ہے ابتدا میں تو اس کا تصور بھی موجود نہ تھا۔دوسری بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے دور کو قربِ قیامت یعنی آخری دور ہی قرار دیا ہے جیسے دو انگلیاں قریب ہوتی ہیں۔(واللہ اعلم)

<u>ممانعت کی وجوہات:</u> سیاہ خضاب کی ممانعت کی وجوہات: دھوکہ دہی کے کا سبب بننا بالخصوص خواتین سے نکاح میں۔سیاہ خضاب عمر میں عدم مطابقت کی بنا پر چہرے کا معیوب لگنا۔مزید یہ کہ سفید بال بڑھاپے کا نور، ایمان کی موجودگی میں نیکیوں میں اضافے کا باعث ہیں۔

اسلاف سے رہنمائی کا جائزہ

جہاں تک اسلاف کا معاملہ ہے تو دونوں قسم کی رائے ملتی ہے یعنی سیاہ خضاب کی تائید اور تردید۔حقیقت تک رسائی کیلئے دونوں کی رائے کا جائزہ پیش خدمت ہے:

درج ذیل اسلاف سے سیاہ خضاب کی تردید ملتی ہے:

حضرت علیؓ اور امام مالکؒ نے سیاہ خضاب کو ناپسند کیا ہے۔امام احمد بن حنبلؒ نے سیاہ خضاب کو سخت ممنوع قرار دیا۔امام عطاء بن ابو رباح (۱۱۵ھ) نے سیاہ خضاب کو بدعت قرار دیا اور فرمایا میں نے صحابہؓ کی ایک جماعت کو دیکھا جو سیاہ خضاب سے اجتناب کرتے اور کتم اور مہندی کی آمیزش سے بالوں کو رنگتے تھے۔(مصنف ابن شیبہ:439/8، صحیح)۔امام مکحول تابعیؒ نے سیاہ خضاب کو مکروہ قرار دیا۔ (مصنف ابن شیبہ)۔امام نوویؒ نے سیاہ خضاب کو حرام قرار دیا۔(صحیح مسلم، بشرح نووی:325/14)۔امام ابن قیمؒ نے اسے سخت ممنوع قرار دیا۔

درج ذیل اسلاف سے سیاہ خضاب کا جواز ملتا ہے:

شہادت کے وقت سیدنا امام حسینؓ نے سیاہ خضاب کیا ہوا تھا۔(صحیح بخاری:3748)۔سیدنا حسنؓ بھی سیاہ خضاب سے بالوں کو رنگتے تھے۔(طبرانی:2535،سندہ صحیح)۔سیدنا سعد بن ابو وقاصؓ کی بھی اسکے قائل تھے۔اسی طرح بہت سے تابعین اور امام ابوحنیفہؒ کے متبعین سیاہ خضاب کے قائل و فاعل تھے۔

اس ضمن میں بعض اہل علم کی رائے ہے کہ جو سلف سیاہ خضاب کے قائل تھے اسکی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انہیں ممانعت کی احادیث نہ پہنچی ہوں یا بعض نے جنگ کی بنا پر دشمن کو مرعوب کرنے کیلئے کیا ہو۔بہر کیف اس حوالے سے امام ابن قیمؒ نے بہت عمدہ رہنمائی فرمائی ہے، لکھتے ہیں:

''اس باب کی احادیث میں کوئی اختلاف نہیں۔نبی کریم ﷺ نے جس کام سے منع فرمایا ہے وہ سفید بالوں کو اکھیڑنا اور اس میں سیاہ خضاب لگانا ہے۔امام احمد بن حنبلؒ نے سیاہ خضاب کو سخت ممنوع قرار دیا۔اور اس مسئلہ میں کچھ لوگوں نے رخصت دی ہے جن میں امام ابوحنیفہؒ کے متبعین ہیں۔سیدنا امام حسن، امام حسین، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن جعفر اور عقبہ بن عامر.... رضی اللہ عنہم ہیں۔لیکن ان سے ان کا ثبوت محل نظر ہے۔اور بالفرض اگر ثابت بھی ہو تو رسول اللہ ﷺ کے بالمقابل کسی کی بات کا کوئی اعتبار نہیں۔آپ ﷺ کی سنت سب سے زیادہ مستحق اتباع ہے۔گرچہ مخالفت کرنے والے اسکی مخالفت کریں۔(تہذیب ابن القیم،مطبوع مع معالم السنن للخطابی:104/6)

پس معلوم ہوا کہ جن اسلاف نے سیاہ خضاب استعمال کیا ہے انکے پاس کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہیں۔

<u>دو راستے:</u> مذکورہ دلائل کی روشنی میں درج ذیل نکات کے تحت دو راستے بنتے ہیں:

(۱)۔فرامین رسول ﷺ کی روشنی میں سیاہ خضاب کی ممانعت۔

(۲)۔فرامین رسول ﷺ کی تائید پر سیاہ خضاب کی تردید پر عمل پیرا اسلاف

(۳)۔سیاہ خضاب کے جواز پر عمل پیرا اسلاف۔

ظاہری بات ہے کہ تقویٰ کے اعتبار سے نمبر (۱) اور (۲) ہی بہتر راہ ہے۔ یعنی اسلاف میں دونوں رائے موجود ہیں سیاہ خضاب کے جواز اور عدم جواز کی۔ اب سنت نبوی کے موافق اسلاف کو چھوڑ کر ''نمبر۔۳'' پر دی گئی راہ کو اختیار کرنا کسی طرح سے بھی درست نہیں۔!

خلاصہ

اس ضمن میں جو گنجائش ہو سکتی ہے اسکے لئے اہل علم کی تحقیق کی روشنی میں بطور خلاصہ درج ذیل نکات ملاحظہ کریں:

(i)۔ مذکورہ وعید عموماً بوڑھے لوگوں کیلئے ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جن کے بال کسی بیماری وغیرہ کے باعث قبل از وقت بچپن یا جوانی کی ابتدا میں ہی سفید ہو جائیں وہ ان شاء اللہ اس وعید سے مستثنا ہوں گے۔

(ii)۔ دھوکہ دینے یعنی خواتین سے نکاح کی خاطر بال سیاہ کر کے عمر کو چھپانا بہت بڑی ہلاکت کا باعث ہے۔

(iii)۔ سیاہ خضاب صرف اور صرف حالتِ جنگ میں دشمن پر رعب ودبدبہ ڈالنے کیلئے جائز ہے، اسکے سوا کسی صورت میں جائز نہیں۔ لہٰذا سیاہ رنگ سے ہر صورت مکمل اجتناب کیا جائے۔

(iv)۔ اگر خضاب کرنا ہی ہو تو وہ رنگ جس پر کسی قسم کا کوئی خدشہ نہیں وہ سرخ مہندی ہے۔ تاہم سیاہ کے علاوہ دیگر رنگ: براؤن، لائٹ براؤن، کتم یعنی سیاہی مائل سرخ، زرد.....وغیرہ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ رنگ عمر سے مطابقت والا ہی اچھا لگتا ہے۔ زیادہ عمر، چہرے پر جھریاں، بڑھاپے کے آثار اور ڈارک رنگ دیکھنے میں بھی انتہائی معیوب لگتا ہے۔!

✪✪✪✪✪

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ و تقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿ آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں ﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔